بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرکزی دفتر

CENTRAL OFFICE, ALL INDIA MAJLIS-E-TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT
Darul-Uloom, Deoband- 247554 U. P. India
E-mail: mohtamim@darululoom-deoband.com

حوالہ: 17/1 | التاریخ: 22/6/2024

مستفتی ۱۲۸۱۷

حضرت والا! زید مجدکم السلام مسنون

حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب نے بذریعہ فون توجہ دلائی ہے کہ کسی صاحب نے دارالعلوم دیوبند کے ایک فتویٰ میں خیانت کر کے ایک نیا فتنہ کھڑا کر دیا ہے جس سے نقصان کا خدشہ ہے۔ مناسب ہوگا کہ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند سے اس کی وضاحت کرا دی جائے۔ اس کے لئے ایک تازہ استفتاء منسلک تحریر ہذا ہے۔ جواب بعجلت ممکنہ مطلوب ہے۔

تازہ استفتاء کے ہمراہ سابقہ استفتاء مع جواب اور کتب [illegible] کی نقل کا بھی ارسال ہے۔

والسلام

مشتاق [illegible] گورکھپوری

۲۲ ذی الحجہ ۱۴۴۵ھ

۲۹ جون ۲۰۲۴ء بروز ہفتہ

دار الافتاء!

منسلکہ تحریر کی روشنی میں بعجلت ممکنہ مناسب جواب تیار کرا دیا جائے

ابوالقاسم نعمانی

۲۲/۱۲/۱۴۴۵ھ

2129/18

۲۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء ۱۲۸۱۷/س

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

ایک عرصہ قبل پاکستان کے ضلع ملتان کے عبد الواجد لطیف نامی ایک شخص نے حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کی تجلیات صفدر کی چند ایک عبارات دار الافتاء دار العلوم دیوبند بھیجیں۔ اس سائل نے سوال میں طرز یہ اختیار کیا کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کا نام لیے بغیر یہ بات کی کہ

"ایک صاحب نے حضرت معاویہ (رض) کے بیٹے یزید کا تعارف کرواتے ہوئے اور باقاعدہ "یزید" کا عنوان باندھ کر لکھا ہے کہ: طبرانی میں ہے کہ یزید نوجوانی میں ہی شراب پیتا تھا الخ"

اس سائل نے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کا نام لیے بغیر مزید عبارت یوں نقل کی کہ

"اسی طرح انہی صاحب نے یزید کی ولی عہدی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ (50ھ) کو حضرت معاویہ (رض) نے بوجہ کبر سنی امارت کوفہ سے معزول کر دیا الخ"

سائل کے استفتاء کے جواب میں دار الافتاء دار العلوم دیوبند سے ایک فتویٰ (مجریہ 27 شوال 1444ھ) صادر کیا گیا جس میں پہلی روایت کو بیان کرنے والے شخص کے متعلق یہ تصریح کی گئی کہ

"اس کو بیان کرنا اور اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے، اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو وہ (نعوذ باللہ) کاتبِ وحی رضی اللہ عنہ سے بغض اور عدالتِ صحابہ کو مجروح کرتا ہے، جو انسان کے زندیق ہونے کی علامت ہے۔ (فضح اللہ الکذابین المعاندین الدعاۃ)"

اس سائل عبد الواجد لطیف نے دار الافتاء دار العلوم دیوبند کے فتویٰ کی بنیاد پر پاکستان کے کئی مدارس سے فتویٰ لیا جن میں دار العلوم کراچی اور ملک کے دیگر دار الافتاء شامل ہیں۔ اس شخص نے یہ تمام فتاویٰ جات اکٹھے کرنے شروع کر دیے اور ایک ان کو ایک کتاب کی صورت میں شائع کر کے حضرت اوکاڑی رحمہ اللہ کی ذات کو مجروح کرنا چاہتا ہے۔ دار العلوم دیوبند کے اس فتویٰ کی بنیاد پر ایک مماتی مولوی نے حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نور اللہ مرقدہ کی ذات کو سخت مجروح کرتے ہوئے کہا کہ دار العلوم دیوبند نے مولانا امین صاحب اوکاڑوی کو زندیق کہا ہے۔

میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اصل صورتحال یہ ہے حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نور اللہ مرقدہ نے تجلیات صفدر میں ایک موقف اختیار کیا ہے کہ یزید فاسق فاجر تھا اور یزید کے فاسق فاجر ہونے کی بنیاد پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو مجروح قرار نہیں دیا جا سکتا۔ نیز حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عظیم المرتبت صحابیِ رسول ہونے کی بنا پر آپ کے بیٹے یزید کو صالح بھی قرار نہیں دیا جا سکتا جیسا کہ اکابرین دار العلوم دیوبند کا بھی یہی موقف ہے۔ باقی تجلیات صفدر میں حضرت اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے طبرانی اور البدایۃ والنہایۃ کی جو عبارات پیش کی ہیں وہ بطورِ استدلال نہیں بلکہ مخالفین پر بطورِ الزام پیش کی ہیں۔ جس کی مختصر تفصیل استاذ محترم متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کے حالیہ فتویٰ میں موجود ہے۔ اس فتویٰ میں

تصریح ہے کہ

"بعض لوگوں نے چند ضعیف روایات کی بنیاد پر یزید کے فسق کو مختلف فیہ بنانے کی کوشش کی اور یہ کوشش دار العلوم دیوبند کے اسلاف کی تصریحات کے بالکل منافی تھی تو حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے ان روایات کو اس بنیاد پر ذکر کیا کہ اگر آپ ضعیف روایات کی بنیاد پر یزید کو اچھا ثابت کرنے کی کوشش کروگے تو پھر روایات میں تو اس طرح کے باتیں بھی موجود ہیں تو کیا آپ لوگ ایسی روایات کو تسلیم کریں گے؟"

تو تجلیاتِ صفدر کی یہ عبارات بطورِ الزام کے تھیں جیسا کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کے مکمل مضمون کو پڑھنے سے واضح ہوتا ہے لیکن سائل عبد الواجد لطیف نے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی عبارت کا سیاق وسباق ہٹا کر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی یہی موقف رکھتے تھے۔ معاذ اللہ۔

استاذ محترم متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم کے فتویٰ میں حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی عبارات کی روشنی میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی یہ عبارت بطورِ تحقیق نہیں بلکہ بطورِ الزام ہے اور ظاہر ہے کہ بطورِ الزام پیش کی گئی عبارت مؤلف کا اپنا موقف نہیں ہوا کرتی۔

میں اربابِ دار الافتاء دار العلوم دیوبند کا فتویٰ (مجریہ 27 شوال 1444ھ)، تجلیات صفدر کی اصل عبارت نشان زدہ عبارات اور استاذ محترم متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم کا حالیہ تحریری فتویٰ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

عرضِ خدمت یہی ہے اور آپ کو بھی بخوبی علم ہے کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دفاع کرنے والی شخصیت تھے۔ اس لیے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی عبارات کو سیاق وسباق کی روشنی میں دیکھا جائے اور حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ پر صادر کیے جانے والے فتویٰ پر نظر ثانی کی جائے اور وضاحت کی جائے کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی یہ عبارات حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تنقیص پر مبنی نہیں تاکہ کوئی فرد؛ دار العلوم دیوبند کے فتویٰ کا غلط استعمال کرکے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی ذات کو مجروح نہ کرسکے۔

والسلام مع الاکرام

المستفتی: محمد فہد ارشاد، ضلع بھکر (پاکستان)

20، ذوالحجہ 1445ھ / 27 جون 2024ء

جواب [illegible]

علم　　تجلیاتِ صفدر میں مذکور بعض روایات کی تحقیق پر مشتمل ایک فتوے کی وضاحت　　(شاہ فہد/ بھکر/ دستی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم، حامدًا ومصلیًا ومسلمًا، الجواب وباللہ التوفیق والعصمۃ: دار العلوم دیوبند سے سابق میں جو فتوی دیا گیا ہے، اس میں کسی متعین شخصیت پر کوئی حکم نہیں لگایا گیا ہے، اس میں تو ایک اصولی بات تحریر کی گئی ہے کہ یہ روایات ثابت نہیں؛ لہذا ان سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یزید کی شراب نوشی پر راضی تھے، انھوں نے پانچ صحابی کو ڈرایا دھمکایا ہے وغیرہ یہ درست نہیں ہے، جو شخص ایسا کرے گا وہ درحقیقت (نعوذ باللہ) کاتبِ وحی سے بغض اور عدالتِ صحابہ کو مجروح کرتا ہے، جو انسان کے زندیق ہونے کی علامت

ہے۔(خلاصہ سابق فتوی ۷/۸/س/۱۴۴۴ھ) اس فتوے میں کہیں بھی حضرت مولانا امین صفدر صاحبؒ پر گمراہ یا زندیق ہونے کا حکم نہیں لگایا گیا ہے، دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کی طرف یہ نسبت غلط ہے، واقعہ یہ ہے کہ حضرت مولانا مرحوم نے ان روایات کے ذریعے مذکورہ بالا نوعیت کا کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا ہے کہ ان پر زندیق وغیرہ ہونے کا حکم لگایا جائے، حضرت مرحوم تو سیدنا امیر معاویہؓ اور دیگر حضراتِ صحابہؓ کی عظمتِ شان کے قائل تھے، ان کے دفاع میں انھوں نے بڑی کوششیں کی ہیں، ان کی تصنیفات کے اندر صریح الفاظ میں اس کا اعتراف موجود ہے، رہی یہ بات کہ انھوں نے تجلیاتِ صفدر میں ان روایات کا ذکر کیوں کیا تو ممکن ہے کہ انھوں نے بہ طور الزام ان کا ذکر کیا ہو جیسا کہ سوال کے ساتھ منسلک فتوے میں کہا گیا ہے؛ اس لیے کہ ان کا اصل متدل اہل سنت والجماعت کے علماء کی تصریحات ہیں، یہ روایات نہیں ہیں، کتاب کے مشمولات اور سیاق وسباق سے یہ بات واضح ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح
زین الاسلام قاسمی
محمود حسن
۹/۱/۴۶ھ

الجواب صحیح
محمد مسعود عزیزی
بلند شہری
۹/۱/۴۶ھ

کتبہ
دارالافتاء دارالعلوم دیوبند
۹/۱/۴۶ھ = ۱۷/۷/۲۰۲۴ء

الجواب صحیح
ابوالقاسم نعمانی غفرلہ
مہتمم دارالعلوم دیوبند
۱۷/۱/۴۶ھ

۱۰۴۷

حامداً ومصلیاً، اما بعد! حضرت مولانا امین صفدر صاحب اکاڑوی ماضی قریب کے ان اہل علم میں سے ہیں، جنھوں نے اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد حقہ اور حضرات صحابہ کے دفاع میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں، وہ اس بارے میں اکابر دیوبند کے ترجمان کی حیثیت سے جانے جاتے تھے، ان کی تقاریر و تصانیف اس پر شاہد عدل ہیں، العیاذ باللہ وہ حضرت معاویہ رض یا کسی اور صحابی رسول کے بارے میں کوئی گستاخانہ نظریہ رکھتے ہوں یا ان کی شان میں

کسی تنقیص کے مرتکب ہوئے ہوں اس کا ہرگز کوئی ثبوت نہیں ہے، سائل نے ان کی ذکر کردہ
بعض عبارات کو سیاق وسباق سے ہٹا کر دار العلوم دیوبند سے نام ذکر کئے بغیر ان
عبارات کے بیان کرنے اور لکھنے والے کے بارے میں زندقہ وضلالت کا فتویٰ حاصل کیا،
جس پر مظاہر علوم سہارنپور کی بھی تصدیق ثبت ہے، پھر اس فتویٰ کو حضرت
موصوف ؒ کی ذات پر منطبق کرکے ان کو مجروح کرنے کی مذموم کوشش کی، دار العلوم
دیوبند اور مظاہر علوم سہارنپور اس انطباق سے بری ہیں اور ان کی جانب اس کی
نسبت غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد رشید احمد عفی عنہ
نائب مفتی مظاہر علوم سہارنپور
۲۹ / ۱ / ۱۴۴۶ھ

الجواب صحیح
مقصود
۳۰ محرم ۱۴۴۶ھ

الجواب صحیح
محمد طاہر عفا اللہ
۲۹ / ۱ / ۱۴۴۶ھ

الجواب الصحیح
محمد صالح
۳۰ / ۱ / ۱۴۴۶ھ

دار الافتاء
مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور